

## 101856-اقامت کرنے سے قبل یا بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم

سوال

جب مسجد میں نماز کے لیے اقامت ہو رہی ہو تو مجھے کیا کہنا چاہیے، اور کیا یہ موقع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے موقع میں شامل ہوتا ہے؟

پسندیدہ جواب

اذان اور اقامت کے باب میں دو مسئلے بہت اہم ہیں ان کا بیان کرنا اور ان میں فرق کرنا بہت ضروری ہے:

پہلا مسئلہ:

کیا اقامت کرنے والے شخص کے لیے اقامت سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب ہے؟

بعض متأخرین فقہاء شافعیہ کا قول ہے، اور اسے زین الدین بن عبد العزیز المیباری متوفی (978ھ) نے اپنی کتاب "فتح المعین" میں اسے ذکر کیا اور شرح الوسیط میں امام نووی کی طرف مسوب کیا ہے۔

اور اعانت الطالبین میں سید بحری دمیاطی المتوفی (1302ھ) کا قول ہے:

"اذان اور اقامت سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مسنون ہے" انتہی

دیکھیں: اعانت الطالبین (1/280).

لیکن فقہاء شافعیہ میں سے شیع علی الشبر المیسی متوفی (1078ھ) نے خاتیہ الحاج کے حاشیہ میں بعض فقہاء شافعیہ سے نقل کرتے ہوئے اس قول کو امام نووی کی طرف نسبت کی نظر کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ شرح الوسیط میں لکھنے میں غلطی ہوئی ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اقامت کے بعد کے الفاظ ہیں نہ کہ اقامت سے قبل" انتہی خاتیہ الحاج (1/432).

اس قول کا استدلال ممکن ہے مجمم الاوسط للطبرانی کی درج ذیل حدیث کیا گیا ہو:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے لیے اقامت کہنا چاہتے تو اسلام علیک ایحا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ، الصلاۃ رحمک اللہ کے الفاظ کہتے ہیں

لیکن اس کی سند میں ایک راوی جس کا نام عبد اللہ بن محمد بن المغیرہ بہت ہی زیادہ ضعیف راوی ہے جو منکرات اور موضوعات روایات کرتا ہے، لسان المیزان میں اس کے حالات کے متعلق لکھا ہے:

ابو حاتم کہتے ہیں یہس بقتوی یہ قوی نہیں، اور ابن یونس نے اسے منکر الحدیث کہا ہے، اور ابن عدی کہتے ہیں اس کی عام مرویات کی متابعت نہیں کی جائیگی، امام نسائی کہتے ہیں اس نے ثوری اور مالک بن مغول سے ایسی احادیث روایت کی ہیں وہ دونوں اس لائق تھے کہ وہ یہ احادیث بیان نہ کریں، اور العقیلی نے اسے ضعفاء میں ذکر کیا اور کہا ہے یہ ایسی احادیث بیان

کرتا ہے جس کی اصل نہیں ہیں" انتہی

دیکھیں: لسان المیزان (332/3).

اس لیے شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر کذب اور موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے دیکھیں: السُّلْطَنَةُ الْأَخَادِيَّةُ الْفُعَيْلَةُ وَالْمُوْضُوَّةُ (891).

پھر علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ حدیث اس بدعت کی اصل اصل ہے جو ہم نے شمالی علاقوں حلب اور ادلب وغیرہ میں دیکھی وہ بدعت یہ ہے کہ اقامت سے قبل بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاة و سلام پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی دوسری بدعتات کی طرح ہی ہے جو اذان کے بعد بلند آواز سے کی جاتی ہیں اور محقق علماء کرام اس کے بدعت ہونے کو بیان بھی کر رکھے ہیں۔

اگر تسلیم کر لیا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جو جرہ شریف میں ہوتے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتانے کے لیے جاتے کہ وہ اقامت کہنا چاہتے ہیں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائیں، یا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کی آواز نہیں سننے تھے تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو خبر دیتے تھے" انتہی

تو صحیح یہ ہے کہ اقامت سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب نہیں جیسا کہ لوگوں کی عادت بن چکی ہے، کیونکہ نہ تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی صحابہ کرام سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور سنت کی بجائے یہ بدعت کے نزدیک قریب ہے۔

اور محقق شافعیہ نے بھی اس کا انکار کیا ہے:

ابن حجر الحسینی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا امام احمد رحمہ اللہ نے اقامت کے شروع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب بیان کیا ہے؟

ابن حجر کا جواب تھا:

"میں نے تو کسی کو بھی نہیں دیکھا جو اقامت کی ابتداء میں درود کو مندوب قرار دیتا ہو، بلکہ ہمارے آئمہ نے جو بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ درود و سلام اذان کی طرح اقامت کے بعد مسنون ہے، اور پھر اس کے بعد اللہم رب هذه الدعوة التامة مکمل دعا پڑھنا..... (پھر انہوں نے حسن بصری وغیرہ سے سابقہ آثار ذکر کیے ہیں)" انتہی

دیکھیں: الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ (1/129).

اور ایک مقام پر کہتے ہیں:

"ہم ان احادیث میں اذان سے قبل اور نہ ہی محمد رسول اللہ کے بعد درود پڑھنے کے متعلق کچھ نہیں پاتے، اور ہماری رائے کے مطابق ہمارے آئمہ کی کلام میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں ملت، تو پھر ان دونوں مذکور جگہوں میں جس نے بھی اس مخصوص جگہ درود پڑھنے کو سنت سمجھ کر عمل کیا اسے ایسا کرنے سے منع کیا جائیگا؛ کیونکہ یہ بغیر کسی دلیل کے مسروع کیا جا رہا ہے، اور جو شخص بغیر کسی دلیل کے کوئی عمل مسروع قرار دے اسے ایسا کرنے سے ڈالنا اور منع کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : الفتاویٰ الفقہیۃ الحبری (1/131).

اس مسئلہ کے متعلق مزید آپ سوال نمبر (22646) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

دوسری مسئلہ :

کیا اقامت کرنے اور سننے والے شخص کے لیے اقامت کے بعد درود پڑھنا مستحب ہے؟

بسم حکم رب العالمین عاصِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں :

عبد اللہ بن عمر بن عاصِ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جب تم موزون کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی اسی طرح کو اور پھر مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلتے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو کیونکہ یہ وسیلہ جنت میں ایسا مقام اور مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں، جس نے بھی میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے شفاعت حلال ہو گئی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (384).

فتح الباری میں ابن رجب کا قول ہے :

"قولہ : "جب تم موزون کو سنو" اس میں اذان اور اقامت دونوں شامل ہیں؛ کیونکہ یہ دونوں ہی اذان کے لیے نداء اور بلا وابیں جو موزون کی جانب سے صادر ہوتی ہیں "انتہی"

دیکھیں : فتح الباری (457/3).

ال کا کہنا ہے بعض صحابہ اور تابعین کے صریح قول میں بھی یہ وارد ہوا ہے :

ابن سنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

"جب موزون اقامت کرتا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمٰن رحیم رب حذہ الدعوۃ التامة و حذہ الصلة القاتمة صلی اللہ علی مُحَمَّدٍ وَ آتُہ سُوْلَہ یوْمُ الْقِیَامَةِ کے الفاظ کہتے تھے"

دیکھیں : عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر (105).

اور مصنف عبد الرزاق میں ایوب اور جابر جعفری سے مروی ہے وہ دونوں کہتے ہیں :

"جس نے اقامت کے وقت "اللَّهُمَّ رَبِّ حَذَهُ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَةِ الْقَاتَمَّةِ اعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ الْوَسِيْلَةَ وَارْفِعْ لِهِ الدَّرْجَاتَ کے الفاظ کے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے لیے شفاعت ثابت ہو گئی"

دیکھیں : مصنف عبد الرزاق (1/496).

اور الہینوری نے "الجالسۃ و جواہر العلّم" میں یوسف بن اسپاط سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں :

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب اقامت کی جائے اور مسلمان "اللّٰہم رب حذہ الدّعوۃ المستعٰۃ المسجتب لحاصلی علی مُحَمَّد و علی آل مُحَمَّد و زوہجٰا مِنَ الْجُوَرِ الْعَيْنِ" کے الفاظ نہ کے تھوڑیں کہتی ہیں :  
یہ ہمارے بارہ میں نہ رکھتا ہے "اُنہی

دیکھیں : الجالسۃ و جواہر العلّم (60).

اسی لیے ابن قیم رحمہ اللہ نے "جلاء الافحاظ" میں فصل باندھتے ہوئے کہا ہے :

چھٹی جگہ جہاں درود پڑھا جائیگا وہ موزون کا جواب دینے کے بعد اور اقامت کے وقت ہے، پھر انہوں نے عبد اللہ بن عمرو کی حدیث اور بعض سابقۃ آثار ذکر کیے ہیں، اور حسن بصری تک اپنی سند کے ساتھ حسن بن عرفہ کی روایت بھی ذکر کی ہے کہتے ہیں :

"جب موزون" فرقہ اقامت الصلاۃ کے توهہ جواب میں اللّٰہم رب حذہ الدّعوۃ الصادقة والصلۃ القائمة، صلی علی محمد عبدک ورسولک والبغہ درجہ الوضیفہ فی الجیہ کے توهہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو گا"

دیکھیں : جلاء الافحاظ (372-373).

اور ابن ابی شیبہ نے بھی مصنف ابن ابی شیبہ میں حکم اور حسن بصری سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبہ (7/124).

اور مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"سنت یہ ہے کہ اقامت سننے والا بھی اسی طرح کے جس طرح اقامت کرنے والا کہہ رہا ہے؛ کیونکہ یہ دوسری نہ اور اذان ہے لہذا اس کا بھی جواب اسی طرح ہو گا جس طرح اذان کا جواب دیا جاتا ہے، اور سننے والا اقامت کرنے والے کے قول : حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے گا، اور فرقہ اقامت الصلاۃ کی جگہ پر بھی اسی طرح فرقہ اقامت الصلاۃ ہی کے گا، اور اقا محا ماللہ و ادما حا کے الفاظ نہیں کے گا کیونکہ جس حدیث میں یہ الفاظ وارد ہیں وہ ضعیف ہے بلکہ صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

جس طرح موزون کے تم بھی اسی طرح کو"

اور یہ اذان اور اقامت کے لیے عام ہے؛ کیونکہ دونوں کو اذان کہا جاتا ہے.

پھر اقامت میں لا الہ الا اللہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور یہ دعا پڑھے : اللّٰہم رب حذہ الدّعوۃ الاتّمۃ والصلۃ القائمة... اخ جس طرح اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے.

ہمارے علم کے مطابق تو اس کے علاوہ اقامت اور نماز کی تکبیر تحریمہ کے مابین کوئی اور دعا کرنا مشروع نہیں "اُنہی

دیکھیں : فتاویٰ الجمیع الدائمة للجھوٹ العلّمیہ والافاء (6/89-90).

اور مجموع فتاویٰ ابن باز میں درج ہے :

"اذان یا اقامت کی دعا سے فارغ ہونے کے بعد مجھے تو کچھ یاد نہیں جو کہنا چاہیے، صرف اتنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لیے یہ مشروع کیا ہے کہ وہ موزن کی اذان اور اقامت کا جواب دیں، اور اذان اور اقامت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بعد یہ دعا چاہیے:

"اللَّهُمَّ رَبَّ الْدُّوْلَةِ الْأَنَمَّةِ وَالصَّلَةِ الْقَانِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ الْوَسِيلَةَ وَالغَفِيلَةَ وَالبَشَّةَ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ" اسے بخاری میں روایت کیا ہے "انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اشیع ابن باز (10/347).

مزید تفصیل کے لیے آپ مفہیم الحجاج (1/329) اور حاشیہ الجمل (1/309) اور الموسوعۃ الفقہیۃ (6/14) اور الشرمسطاب (214-215) کا مطالعہ کریں۔

دوسرے قول: اقامت کرنے والے کا جواب دینا مسحیب نہیں بعض احادیث کا با بحث میں یہ قول ہے، اور بعض مالکیہ بھی یہی کہتے ہیں۔

دیکھیں: رواہ الحمار (2/71).

اشیع رزوق کہتے ہیں:

"اقامت کا جواب نہ دے" اہ

دیکھیں: مواهب الجلیل (2/132).

شیع ابن عثیمین رحمہ اللہ بھی اسے اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اقامت کا جواب دینے کے متعلق ابو داود نے ایک حدیث روایت کی ہے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے اس سے جدت قائم نہیں ہو سکتی، راجح یہی ہے کہ اقامت کی متابعت یعنی جواب نہیں ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اشیع ابن عثیمین (1/318) اور الشرح الممتنع (1/318) طبع مصریہ۔

اور حدیث "ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے" میں اقامت کو غالب اعتبار سے اذان کہا گیا ہے، ہمیں کہیں بھی نہیں ملکہ اکیلا اور مفرد طور پر اقامت کو اذان کہا گیا ہو۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شارحین کہتے ہیں کہ یہ غلبیت کے اعتبار سے ہے جس طرح وہ سورج اور چاند کو قمرین کا نام دیتے ہیں...."

اور شیخ بکر ابو زید حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"کسی بھی صحیح اور صریح حدیث میں نہیں ملتا کہ اقامت سننے والا اقامت کا جواب دے جس طرح اذان سننے والے کو اذان کا جواب دینا ہوتا ہے، اور موزن کی اذان کا جواب دینے والی عمومی احادیث میں اس کو شامل ہونا مسلم نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلی تعلیم صرف اذان کے جواب پر منطبق ہو گئی" انتہی

دیکھیں: تصحیح الدعاء (394) اور مزید آپ سامی بن فراج الحازمی کی کتاب "احکام الاذان وانداء والاقامة" (441-443) کا بھی مطالعہ کریں۔

والله اعلم.